وَقت کی پابندی

صُبح کے چھے بج چُکے ہیں۔
عارِف اور اس کے بہن بھائی تیاّر ہو رہے ہیں۔ کوئی دانت صاف کر رہا ہے۔ کوئی نَہا رہا ہے۔ کوئی کپڑے بَدل رہا ہے۔ سب کی نظریں گھڑی پر ہیں۔ وَقت دیکھتے جاتے ہیں اور تیاّری کرتے جاتے ہیں۔ ہر کوئی جَلدی میں ہے۔

عارِف کے ابّا کو ساڑھے سات بجے دفتر پُہنچنا ہے۔ عارِف کے بڑے بھائی کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ اُن کا کام سات بجے شُروع ہو جاتا ہے۔ عارِف اور رانی کا سکول بھی ٹھیک ساڑھے سات بجے کُھلتا ہے۔

سب یہی چاہتے ہیں کہ وہ ناشتے سے جلد فارغ ہوں اور وَقت پر اپنی اپنی جگہ پُہنچ جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے۔ اس طرح کام میں ہرج ہوتا ہے۔

لیجیے! عارِف وَقت پر مَدرسے پُہنچ گیا۔ جُونہی ساڑھے سات بجے،

چپراسی نے گھنٹی بجا دی۔ سب بچّے اور اُستاد میدان میں دُعا کے لیے جمع ہو گئے۔ دُعا شُرُوع ہو گئی۔ اب جو بچّے آ رہے ہیں وہ پیچھے الگ قطار میں کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔

جب دُعا ہو چُکی تو سب بچّے اپنی اپنی جماعتوں میں چلے گئے۔ لیکن دیر سے آنے والے بچّے وہیں کھڑے رہے۔ وہ دیر سے پُہنچنے پر شرمندہ ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب اُن کے پاس آئے۔ اُنھوں نے کہا دیکھو بچّو! دیر سے آنا بُری بات ہے۔ جو لوگ وَقت کی پابندی نہیں کرتے وہ زِندگی میں کامیاب نہیں ہوتے۔

وَقت کی پابندی کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام کا وَقت مُقرّر

ہے۔ ہر کام کو اسی مُقرّر وَقت پر کرنا چاہیے۔ سونے کے وَقت سو جاؤ۔ جاگنے کے وَقت جاگو۔ نماز بھی وَقت پر اَدا کرو۔ پڑھنے اور کھیلنے میں وَقت کی پابندی کرو۔ اِسی طرح دُوسرے کاموں میں بھی وَقت کا خیال رکھّو۔

سکُول میں ہر کام وَقت پر ہوتا ہے۔ اِسی سے بچّوں کو وَقت پر کام کرنے کی عادَت پڑتی ہے۔ یہی عادَت زِندگی میں اُنھیں کامیاب بناتی ہے۔

بچّوں نے جب یہ باتیں سُنیں تو اُنھوں نے کہا "اب ہم ہمیشہ وَقت کی پابندی کریں گے"۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نے اُنھیں اپنی اپنی جماعتوں میں جانے کی اِجازَت دے دی۔